أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ

اسلام کے دو اہم ستون

صلوٰۃ و زکوٰۃ

از طرف

جماعت احیاء اسلام پاکستان

مرکزی دفتر

دار العلوم محمدیہ رضویہ بھکھی

تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

مطبوعہ
(تعلیمی پریس لاہور)

از روئے قرآن وحدیث

نماز کی اہمیت

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ (پ ۱۸ - آیت نمبر ۱-۲)

(ترجمہ) تحقیق فلاح پائی ایمان والوں نے جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرنے والے ہیں۔

برادران اسلام: دین اسلام اپنے ماننے والوں کے سامنے جو پروگرام پیش کرتا ہے اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک حصہ اعتقادی دوسرا عملی یعنی اسلام اپنے ماننے والوں کے سامنے کچھ تو نظریئے پیش کرتا ہے جن کو صرف دل سے ماننا ضروری ہوتا ہے اور چند اعمال بجالانے کا حکم دیتا ہے اور بعض افعال کرنے سے منع کرتا ہے۔ حصہ اول کو اعتقاد اور ایمان کہا جاتا ہے اور اور حصہ دوم کو عمل اور اسلام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ بخاری اور مسلم کی متفق علیہ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام شہنشاہ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور شاگردوں کی طرح بارگاہ نبوت میں با ادب بیٹھ کر عرض کی یا رسول اللہ اسلام کی خبر دیجئے تو

رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت کی گواہی دے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اگر طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے پھر روح الامین علیہ السلام نے عرض کی ایمان کسے کہتے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور دن آخر پر تیرا پختہ یقین ہو اور اچھی اور بری تقدیر پر بھی تیرا یقین ہو۔ مشکوٰۃ باب الایمان:۔ اگرچہ حدیث مذکور میں احسان کا بھی ذکر ہے لیکن یہ کوئی تیسرا حصہ نہیں بلکہ ایمان کی ہی فرع ہے ایمان اور اسلام کی تعریف میں مذکور چیزیں اگرچہ تمام کی تمام ہی اہم ہیں تاہم یہ چیزیں باہمی نسبت سے بعض بعض کی نسبت زیادہ اہم ہیں تو جیسا کہ اعتقادی حصہ میں سب سے اہم چیز اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ہے ویسے ہی عملی حصہ میں سب سے اہم اور مقدم نماز ہے یہی وجہ ہے کہ مندرجہ بالا آیۂ کریمہ میں درستیٔ عقیدہ (جو لفظ مومنون سے ثابت ہے) کے بعد نجات کی شرط اولین عاجزی کے ساتھ نماز ادا کرنے کو قرار دیا گیا ہے مندرجہ بالا مضمون کی مزید وضاحت کے لیے قرآن مجید اور حدیث شریف سے چند ارشادات گرامی پیش کرتا ہوں۔

(۱) مومن مرد اور مومنہ عورت نمازی ہوتے ہیں پ ۱۰ س توبہ ع ۹۔

(۲) نمازیوں پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے۔ آیت مذکورہ۔

(۳) نماز چھوڑنے سے آدمی جہنم میں جاتا ہے الآیۃ س مدثر پ ۲۹

(۴) نماز ضائع کرنے والے جہنم کی وادی غی میں جائیں گے۔ پ۱۶ - س مریم۔

(۵) نماز میں سستی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ پ۳۰ - س ماعون

اب گنجائش کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند ارشادات عرض کرتا ہوں۔

(۱) فرمایا بتاؤ تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گی صحابہؓ نے عرض کیا نہیں: فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو معاف کر دیتے ہیں۔ بخاری۔ مسلم۔

(۲) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نے سوال کیا تمام اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا عمل ہے۔ فرمایا وقت کے اندر نماز ادا کرنا۔ بخاری مسلم۔

(۳) حضرت عمرؓ کی روایت میں ہے کہ جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں نماز دین کا ستون ہے۔ بیہقی۔

(۴) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔ مسلم۔

(۵) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائیگا اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی درست اگر معاملہ اسی پہ بگڑ گیا تو باقی سب بگڑ گیا۔ طبرانی۔

(۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس نے نماز کی حفاظت کی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لیے نور اور حساب کے وقت حجت اور نجات ہوگی اور جس نے نماز کی حفاظت نہ کی قیامت کے دن اس کے لیے نہ نور ہوگا اور نہ حساب کے وقت کوئی حجت اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ ہوگا بے نماز قیامت کے دن فرعون۔ قارون۔ ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

(۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔ (ابونعیم)۔

(۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصداً نماز ترک نہ کرو جو قصداً نماز ترک کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول اس سے بری الذمہ ہیں۔ (مسند احمدؒ)

ایک حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز دین کے لیے بمنزل سر کے ہے، مذکورہ بالا ارشادات خداوندی اور فرمودات نبوی سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے۔

(۱) نجات کا حقدار نمازی ہوتا ہے۔

(۲) مومن نمازی ہوتا ہے۔

(۳) دوزخیوں سے دوزخ میں ڈالے جانے کی وجہ پوچھی جائے گی تو وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

(۴) بے نماز جہنم کی وادی غی میں ڈالے جائیں گے۔

(۵) نماز میں سستی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

(۶) نماز پڑھنے سے گناہوں کی میل دھل جاتی ہے۔

(۷) نماز دین کا ستون ہے۔

(۸) نماز تمام اعمال سے اللہ کے نزدیک بہت محبوب ہے۔

(۹) نماز قیامت کے دن نمازی کے لیے نور ہو گی اور حساب کے وقت حجت اور نجات کا سبب۔

(۱۰) نماز دین کے لیے بمنزلہ سر کے ہے۔

اب غور کیجئے کہ بے نماز انسان کتنی بڑی دولت سے محروم ہے اور خوش بخت نمازی اللہ کی رحمت اور رضا کے کتنے بے بہا خزانے اپنے دامن میں سمیٹ کر قبر اور قیامت کے لیے ذخیرہ کر رہا ہے اگر آپ بے نماز ہیں تو مذکورہ بالا ارشادات کو بغور ملاحظہ فرمائیے نہ صرف ایک بار غور کریں بلکہ، ہے دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ۔ شاید کہ اتر جائے ترے دل میں کوئی بات، اگر آپ کے اہل و عیال بیوی بچے بے نماز ہیں تو ان کو جہنم کی جلتی آگ کا ایندھن بننے سے بچائیں۔

مَا عَلَيْنَا يَا أَخِي إِلَّا الْبَلَاغ

نماز باجماعت

ارشاد ربانی ہے کہ: رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والوں کے (سورہ بقرہ پ۱) یعنی نماز باجماعت ادا کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے پچیس درجے زائد ہے اور یہ یوں ہے کہ جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لیے نکلا تو جو قدم چلتا ہے اس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ مٹتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو ملائکہ برابر اس پر دعائیں بھیجتے رہتے ہیں جب تک اپنے مصلے پر ہے اور ہمیشہ نماز میں ہے جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے (بخاری)۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب گھر سے نکلتا ہے واپسی تک نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے (مسند احمد)۔

حضورؐ فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کو گیا اور مسجد میں نماز پڑھی اس کی مغفرت ہو جائے گی (نسائی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح شام مسجد کو جانا از قسم جہاد فی سبیل اللہ ہے (طبرانی)۔

جب آدمی مسجد میں داخل ہو تو پہلے داہناں پاؤں اندر رکھے اور کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اور جب مسجد سے نکلے تو بایاں پاؤں باہر رکھے اور کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

یہ خوب یاد رکھئے کہ بدعقیدہ لوگ اور گستاخانِ محبوبانِ خدا کے پیچھے نماز پڑھنے سے جماعت کا ثواب تو کہاں ملیگا سرے سے نماز ہی نہ ہوگی۔

فریضۂ زکوٰۃ

ارکانِ اسلام میں سے کلمہ طیبہ اور نماز کے بعد تیسرے درجہ پر زکوٰۃ ہے۔ اگرچہ نماز بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت لیکن باقی ارکان کی نسبت سے زیادہ اہمیت کے پیش نظر قرآن و حدیث میں بہت مقامات پر ان دونوں رکنوں کو یکجا بیان کیا گیا ہے مندرجہ ذیل آیات کریمہ اس کی واضح مثالیں ہیں:

(۱) اس کتاب میں کچھ شک نہیں راہ بتلاتی ہے ڈرنے والوں کو جو کہ یقین کرتے ہیں بے دیکھی چیزوں کا اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو ہم نے روزی دی ہے ان کو اس میں سے خرچ کرتے ہیں آغاز پارہ اول۔

(۲) بیشک کامیاب ہو گئے ایمان والے جو اپنی نمازیں عاجزی کرنے والے ہیں اور جو نکمی بات پر دھیان نہیں کرتے اور جو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں۔ (سورہ مؤمنون رکوع ۱)۔

اسی طرح بہت سی احادیث مقدسہ میں بھی نماز کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر بھی موجود ہے جیسا کہ مسئلہ نماز میں مذکور حدیث جبریل علیہ السلام۔

اور بعض مقامات پر نماز سے علیحدہ بھی زکوٰۃ کی تاکید مزید اور اس کے ترک پر وعید شدید ہے مندرجہ ذیل ارشادات خداوندی اور ملفوظات نبوی اس کے شاہد ہیں۔

(۳۴) اور جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے پس ان کو عذاب الیم کی خبر سناؤ جس دن وہ تپایا جائیگا جہنم کی آگ میں پس داغ دیئے جائیں گے ساتھ اس کے ان کی پیشانیوں پر اور ان کے پہلوؤں پر اور ان کی پیٹھوں پر (کہا جائے گا) یہ وہ ہے جو تم نے اپنی جانوں کے لیے جمع کیا تھا۔ پس چکھو تم جو جمع کرتے تھے۔ (سورہ توبہ رکوع ۵)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو اللہ تعالیٰ مال دے وہ اس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال سانپ کی صورت بن کر اس کے گلے کا طوق بنے گا پھر اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں (بخاری)۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور زکوۃ ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہو گا تو اس کے لیے آگ کے پتر بنائے جائیں گے اور ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائیگی اور ان سے اس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی جب ٹھنڈے ہونے پر آئیں گے پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں گے یہ معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے (الحدیث مسلم)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قوم زکوۃ نہ دے گی اللہ تعالیٰ اسے قحط میں مبتلا کرے گا (طبرانی)۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں (طبرانی)۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا (بخاری)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کرو کہ وہ پاک کرنے والی ہے تجھے پاک کر دیگی (مسند احمد)

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا زکوۃ اسلام کا پل ہے۔ (طبرانی)۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرو (بزار)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ زکوۃ دے کر اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں محفوظ کر لو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کریں (ابوداؤد)۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس سے شر دور فرمایا (طبرانی)

مذکورہ بالا ارشادات گرامی اسلام میں زکوۃ کی اہمیت سمجھنے کے لیے کافی و وافی ہیں مومن بننے کے لیے فریضۂ زکوۃ ادا کرنا ضروری ہے اور ترک زکاۃ سے وہی مال جو اپنے لیے جمع کیا گیا تھا سانپ بن کر

کاٹے گا اور وہی سونا چاندی جو دنیا میں باعث آرائش و آسائش تھا زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے وبال جان بن گیا اور سال کے بعد چالیسواں حصہ ادا کرنے سے باقی انتالیس حصے پاک بھی ہو گئے اور ان میں برکت بھی ہو گئی اور خدا اور رسول کی رضامندی کے حصول سے جنت بھی مل گئی اور سب سے بڑھ کر سوچنے کی بات یہ ہے کہ جس مال کا چالیسواں حصہ سال کے بعد ادا کرنے سے اتنے انعامات ملتے ہیں اور نہ دینے سے اتنی سخت سزائیں برداشت کرنی پڑتی ہیں یہ مال کس نے دیا ہے ظاہر ہے کہ دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے تو جب دینے والا وہ ہے تو اسی کے دیئے ہوئے سے اس کی راہ میں دے کر ثواب لینا کیا یہ مفت کا سودا نہیں بہت خوش قسمت ہیں جو یہ سودا خریدتے ہیں اور بدقسمت ہے وہ انسان جو اس سودے سے انکاری ہے۔

نصاب زکوٰۃ

نصاب سونا:

سونا ساڑھے سات تولہ چھ ماشہ (۷½ تولہ) میں سے دو ماشہ دو رتی یا اس کی قیمت ادا کرنا فرض ہے۔

نصاب چاندی:

چاندی باون تولہ چھ ماشہ (۵۲½) میں سے ایک تولہ تین ماشہ چھ رتی

یا اس کی قیمت ۔

نصاب نقدی :

نقدی باون تولہ چھ ماشہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو اس کا چالیسواں حصہ ۔

نصاب مال تجارت :

مال تجارت اتنا ہو کہ اس مال سے باون تولہ چھ ماشہ چاندی خریدی جا سکے تو اس کا چالیسواں حصہ ۔

نصاب اونٹ :

پانچ اونٹ ہوں تو ایک سال کا بکرا یا بکری ۔ ۲۴ اونٹ ہونے تک یہی حکم ہے باقی در کتب فقہ ۔

نصاب گائے بھینس :

تیس گائیں ہوں تو ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی فرض ہے ۔ انتالیس تک یہی حکم ہے ۔ بھینس گائے کے حکم میں ہے ۔

نصاب بھیڑ ۔ بکری :

چالیس بکریوں میں سے سال بھر کا ایک بکرا یا بکری ۔ ایک سو بیس تک یہی حکم ہے ۔

نصاب غلہ : ۔ غلے پر ایک سال گزرنا شرط نہیں بلکہ غلے کی زکوٰۃ اسی وقت فرض ہو جاتی ہے جب اس کا خرمن لگ جائے ۔ نصاب اس کا چاہی اور نہری پیداوار سے بیسواں حصہ اور بارانی سے دسواں حصہ ۔ [illegible] تک لگے